۲۵۔ بابِ نصیحت

تم پر لازم ہے کہ تمام مسلمانوں کو اچھی نصیحت کرو اور اس کی غایتِ اولیٰ یہ ہے کہ تم ان سے ایسی کوئی بات مت چھپاؤ جس کا اظہار ان کے لیے خیر کا باعث ہو یا پھر شر سے بچنے کا سبب ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''دین نصیحت ہے۔'' یہ بات بھی نصیحت میں شامل ہے کہ تم مسلمان (بھائی) کی غیر موجودگی میں بھی اس کے ایسے ہی خیر خواہ ہو جیسے کہ اس کی موجودگی میں ہو سکتے ہو۔ جتنی محبت تم اس سے اپنے دل میں رکھتے ہو اس سے زیادہ محبت کا اظہار زبان سے مت کرو۔ یہ امر بھی نصیحت ہی میں آتا ہے کہ کوئی تم سے ایسا کام کے بارے میں صلاح چاہے جس کے بارے میں تمہیں معلوم ہو کہ اس کا کرنا ٹھیک اور بہتر نہیں تو اسے اس بات سے آگاہ کر دو۔

جس پر اللہ نے اپنی عنایت کی ہو اس مسلمان سے حسد کرنا پند و نصائح سے دوری کا غماز ہے۔ اس حسد کی اصل یہ ہے کہ اس مسلمان بھائی پر اللہ کا دینی یا دنیاوی انعام تمہیں گوارا نہیں۔ اور اس حسد کی انتہا یہ ہے تم خواہش کرنے لگو کہ اسے اس نعمت سے محروم کر دیا جائے۔ وارد ہوا ہے کہ حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑی کو۔ حاسد شخص دراصل اللہ کی ملکیت اور اس کی تدبیر پر اعتراض کا مرتکب ہوتا ہے وہ گویا زبانِ حال سے کہہ رہا ہوتا ہے: ''یارب تو نے (نعوذ باللہ) غلط جگہ انعام کر دیا ہے''۔

تاہم بغض و عناد کو بالائے طاق رکھتے ہوئے کسی پر رشک کرنے میں کوئی حرج نہیں یعنی کسی پر اللہ کا انعام دیکھ کر انسان اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے اپنے لیے بھی ویسے ہی انعام کا طلبگار ہو۔

جب کوئی تمہاری تعریف کرے تو تمہیں دل ہی دل میں بُرا لگنا چاہیے۔ اگر کوئی ایسی بات کے لیے تمہیں سراہتا ہے جو تم میں موجود ہے تو کہو: ''الحمد للہ الذی اظہر الجمیل و ستر القبیح''، یعنی ''سب خوبیاں اللہ کو جس نے اچھی باتوں

(چیزوں) کو ظاہر کیا اور بُری کو چھپایا"۔ اگر کوئی تمہاری تعریف کسی ایسی بات کے لیے کرے جو تم میں موجود نہیں تو ایسا کہو جیسا ہمارے اسلاف میں سے ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے: "اے اللہ جو یہ کہہ رہے ہیں اس کا حساب مجھ سے نہ لے، ان کی لاعلمی کے لیے مجھے معافی عطا کر اور مجھے ان کے گمان سے زیادہ اچھا بنا دے"۔

تمہارے لیے یہی بہتر ہے کہ تم اس وقت تک کسی کی تعریف نہ کرو جب تک تمہیں معلوم نہ ہو جائے کہ تمہاری تعریف اس شخص کو نیکیوں پر ابھارے گی یا پھر تم کسی کم معروف صاحبِ فضل ہستی کی تعریف کرو تاکہ وہ معروف ہو جائے۔ اس میں بھی شرط یہ ہے کہ تم جھوٹ کے ارتکاب سے بچے رہو اور وہ تکبر و خود بینی سے۔

اگر تم کسی کو اس کے کسی طرزِ عمل پر نصیحت کرنا چاہو تو علاحدگی میں کرو، بات نرمی سے کرو اور جو بات اشارتاً سمجھائی جا سکتی ہے اسے واشگاف الفاظ میں مت کہو۔ اگر وہ تم سے پوچھے کہ تمہیں یہ بات کس نے بتائی ہے تو اسے بتانے والے کے نام سے آگاہ نہ کرو کیونکہ ایسا کرنے سے ان میں باہم عداوت ہو سکتی ہے۔ اگر وہ تمہاری نصیحت مان لیتا ہے تو اس کی تعریف کرو اور اللہ کا شکر ادا کرو اور اگر وہ نہیں مانتا تو اس بات کے لیے خود کو قصوروار ٹھہراؤ اور کہو: "اے بُرے نفس! یہ تیری وجہ سے ہوا کہ میں ہار گیا" اور یہی خیال کرو کہ تم ہی نصیحت کرنے کی شرائط اور آداب کو ملحوظ نہ رکھ سکے۔

اگر تمہیں کوئی امانت سونپی جائے تو اپنی ذاتی شے سے بڑھ کر اس کی حفاظت کرو۔ امانت لوٹاؤ اور امانت میں خیانت نہ کرو۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "جو امانت دار نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں"۔ آقا ﷺ نے یہ بھی فرمایا: "عرشِ الٰہی سے تین چیزیں معلق ہیں۔ (ان میں پہلی چیز) نعمت (ہے) جو کہتی ہے: یا اللہ! میں تیرے ساتھ ہوں، میرا کبھی

انکار نہ کیا جائے۔(دوسری چیز) قرابت داری(ہے) جو کہتی ہے: یااللہ! میں تیرے ساتھ ہوں، مجھے کبھی قطع نہ کیا جائے۔(تیسری چیز)امانت(ہے)جو کہتی ہے: یااللہ! میں تیرے ساتھ ہوں، مجھ میں کبھی خیانت نہ کی جائے۔"

ہمیشہ سچی بات کہو اور اپنے معاہدوں اور وعدوں کی پاسداری کرو کیونکہ انہیں توڑنا منافقت کی نشانی ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے: "منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بولتا ہے تو جھوٹی (بات) کرتا ہے، جب وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے اور جب اسے امانت سونپی جاتی ہے تو اس میں خیانت کرتا ہے۔" ایک اور روایت میں یوں آتا ہے: "اور جب وہ عہد کرتا ہے تو اس کو توڑ دیتا ہے اور جب جھگڑتا ہے تو بدلحاظی کرتا ہے۔"

غیر ضروری بحث و تمحیص اور لڑائی جھگڑے سے بھی خبردار رہو کیونکہ ان سے سینوں میں بغض و عناد اور دلوں میں دوری پیدا ہوتی ہے جن سے عداوت اور نفرت جنم لیتے ہیں۔ اگر کوئی تم پر اعتراض کرے اور ایسا کرنے میں وہ حق بجانب ہو تو اس کی بات کو تسلیم کرو کیونکہ حق کی اتباع ہر حال میں ہونی چاہئے اور بات اس کے برعکس ہو یعنی اعتراض کرنے والا باطل پر ہو تو اس سے دوری اختیار کر لو کیونکہ وہ جاہل ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَأَعۡرِضۡ عَنِ ٱلۡجَٰهِلِينَ

ترجمہ: اور جاہلوں سے منہ پھیر لو (۷:۱۹۹)

بے جا ٹھٹھا مذاق کرنا ترک کرو اور اگر کبھی کبھار اپنے کسی مسلمان بھائی کا دل خوش کرنے کی غرض سے کوئی پُر مزاح بات کرنی بھی پڑ جائے تو ضروری ہے کہ وہ بات سچ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "اپنے مسلمان بھائی سے جھگڑا نہ کرو اور نہ اس سے (ایسا) مذاق کرو (جس سے اس کو تکلیف پہنچے) اور نہ ایسا وعدہ کرو جس کو پورا نہ کر سکو"۔

مسلمانوں کا احترام کرو خاص کر ان کا جو اہلِ علم و فضل ہیں، جو شرفا ہیں اور جن کے بال اسلام میں خاکستری ہو گئے ہیں

(یعنی جو عمر بھر اسلام پر رہے)۔

کسی مسلمان کو بھی خوف زدہ یا ہراساں نہ کرو، نہ اس کا مذاق اُڑاؤ اور نہ ہی اس تضحیک و تحقیر کرو کیونکہ یہ باتیں بداخلاقی اور قابلِ مذمت امور میں شمار ہوتی ہیں۔ رسولِ کریم ﷺ کا ارشادِ پاک ہے: ''کسی آدمی کے برا (شریر) ہونے کو اتنا (ثبوت) ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرتا ہے''۔

تمہیں عجز و انکسار اپنانا چاہئے کہ ان سے مومن کا اخلاق آراستہ ہے۔ تمہیں تکبر سے بچنا چاہئے کیونکہ اللہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اللہ عجز و انکسار کرنے والوں کو (عزت سے) بلند کرتا ہے تکبر کرنے والوں کو (ذلّت سے) جھکا دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے دل میں ذرّہ بھر بھی تکبر ہو گا وہ جنّت میں داخل نہ ہو گا۔'' اور یہ بھی فرمایا: ''سچ کو جھٹلانا اور دوسروں کو حقارت کی نظر سے دیکھنا تکبر ہے''۔ آپ ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے: ''جو شخص خود کو عظیم سمجھے اور دوسروں کو حقیر جانے وہ متکبر ہے۔'' کچھ ایسے نکات ہیں جن سے منکسر المزاج اور متکبر افراد میں فرق واضح کیا جاسکتا ہے۔

لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ

ترجمہ: اس لئے کہ اللہ گندے کو ستھرے سے جدا فرمادے (۸:۳۷)

عجز و انکسار کی نشانیوں میں سے مثلاً یہ ہے کہ انسان خلوت پسند کرے اور شہرت کو ناپسند کرے، سچی بات کو تسلیم کرے وہ بات چاہے کوئی اونچے (دنیاوی) طبقے کا شخص کہہ رہا ہو یا کوئی (بظاہر) نچلے درجے کا آدمی، فقرأ سے محبت رکھے، ان سے وابستہ رہے اور ان کا ہم مجلس رہے، حقوق العباد کی ادائی کی حتی الامکان کوشش کرے، جو لوگ حق ادا کریں (خدمت کریں) ان کا شکریہ ادا کرے اور جو نہ ادا کر پائیں انہیں معذور جان کر معاف کر دے۔

تکبر کی نشانیاں یہ ہیں کہ انسان مجالس و محافل میں صدر نشینی کا خواہاں ہو، خود ستائشی میں مبتلا ہے، بات بھی تکبر سے کرے، مغرور ہو، گھمنڈی ہو، دوسروں پر اپنے حقوق تو جتلائے مگر دوسروں کے حقوق کی بجاآوری سے پہلو تہی کرے۔